نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی مدظلہ

صفحہ نمبر	عنوان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُاَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

أَمَّا بَعْدُ!۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

(سورۂ ملک آیت ۲)

اپنی اصلاح کی فکر

میرے قابل احترام بزرگو! اس وقت میں ایک اہم عمل کی دو کوتاہیوں کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ کوتاہیاں دور ہو جائیں۔ ویسے تو ہماری ہر حالت قابل اصلاح ہے، اور ہمارا ہر عمل کوتاہیوں سے بھرا ہوا ہے، لیکن بعض اعمال جو بہت اہم ہیں، ان میں ہونے والی کوتاہی بہت زیادہ قابل توجہ اور قابل اصلاح ہے، یہ کوتاہی عام مردوں، عورتوں، لڑکوں اور لڑکیوں میں پائی جاتی ہے۔ اور ہم سب کے یہاں جمع ہونے کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہم سب اپنی اصلاح کریں اور اپنے اعمال و اخلاق میں جو خرابیاں پائی جاتی ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کوتاہیوں کو ختم کرنے اور اپنی اصلاح کی فکر عطا فرمائیں۔ آمین۔

نماز کی اہمیت

وہ اہم ترین عمل جس میں یہ دو کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، وہ نماز ہے۔ یہ پانچ وقت کی نماز جو ہم پڑھتے ہیں، یہ معمولی عمل نہیں ہے، یہ بہت اہم ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ اس کی اہمیت ہمارے دلوں میں پیدا کر دیں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں، اور پھر سرکار دو

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں، پینتالیس نمازیں اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیں، اور صرف معاف ہی نہیں فرمائیں بلکہ یہ بھی فرما دیا کہ ہم پانچ نمازوں پر پچاس نمازوں کا ثواب بھی عطا فرمائیں گے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ چوبیس گھنٹے میں پچاس نمازیں فرض ہونا معمولی بات نہیں، بلکہ یہ اس کی غیر معمولی اہمیت کی دلیل ہے۔ اور ان پانچ نمازوں کی اہمیت کے بارے میں بھی بعض روایات میں عجیب بات بیان کی گئی ہے:

سب سے پہلے نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی

وہ یہ کہ ہم جو فجر کی نماز ادا کرتے ہیں اور اس میں دو رکعتیں فرض پڑھتے ہیں، اس کی حکمت یہ ہے کہ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا فرمائی، جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں اتارا، اس وقت دنیا میں رات چھائی ہوئی تھی، حضرت آدم علیہ السلام جنت کی روشنی سے نکل کر دنیا کی اس تاریک اور اندھیری رات میں دنیا میں تشریف لائے، اس وقت ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا، حضرت آدم علیہ السلام کو بڑی تشویش اور پریشانی لاحق ہوئی کہ یہ دنیا اتنی تاریک ہے، یہاں زندگی کیسے گزرے گی؟ نہ کوئی چیز نظر آتی ہے، نہ جگہ سمجھ میں آتی ہے کہ کہاں ہیں اور کہاں جائیں؟ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، چنانچہ خوف محسوس ہونے لگا، اس کے بعد آہستہ آہستہ روشنی ہونے لگی اور صبح کا نور چمکنے لگا، صبح صادق ظاہر ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام کی جان میں جان آئی، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سورج

نکلنے سے پہلے دو رکعتیں بطور شکرانہ ادا فرمائیں، ایک رکعت رات کی تاریکی جانے کے شکرانے میں ادا فرمائی، اور ایک رکعت دن کی روشنی نمودار ہونے کے شکرانے میں ادا فرمائی، یہ دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر فرض فرما دیا۔ (عنایہ) اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ فجر کی نماز کتنی اہم نماز ہے۔

نماز ظہر کی فرضیت

اسی طرح ظہر کی چار رکعت ہم ادا کرتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائی تھیں، اور اس وقت ادا فرمائی تھیں جس وقت وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے امتحان میں کامیاب ہوگئے تھے، ایک رکعت تو اس امتحان میں کامیابی پر شکرانہ کے طور پر ادا فرمائی کہ یا اللہ! آپ کا شکر ہے کہ آپ کی مدد سے میں اس مشکل امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ دوسری رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض جنت سے ایک مینڈھا اتار دیا، چونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی انعام تھا، اس لئے اس کے شکرانے کے طور پر دوسری رکعت ادا فرمائی۔ تیسری رکعت اس شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر براہ راست حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْصَدَّقْتَ الرُّءْ يَا اِنَّا

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○

(سورۃ الصافات آیت ۱۰۴،۱۰۵)

یعنی ہم نے آواز دی اے ابراہیم! بلاشبہ تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اس خطاب کے شکرانے میں تیسری رکعت ادا فرمائی۔ چوتھی رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا صابر بیٹا عطا فرمایا جو اس سخت امتحان کے اندر بھی نہایت صابر اور متحمل رہا اور صبر کا پہاڑ بن گیا، اگر وہ متزلزل ہو جاتا تو میرے لئے اللہ کا حکم پورا کرنا دشوار ہو جاتا، چنانچہ خواب دیکھنے کے بعد بیٹے ہی سے مشورہ کیا کہ اے بیٹے! میں نے یہ خواب دیکھا ہے، تم غور کرلو، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیٹے نے جواب دیا: ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے وہ آپ کر گزریئے، عنقریب انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ ایسا صابر اور متحمل بیٹا ملنے کے شکرانے میں چوتھی رکعت ادا فرمائی۔ اس طرح یہ چار رکعتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظہر کے وقت بطور شکرانے کے ادا فرمائی تھیں، اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فرض فرما دیں۔ (عنایہ)

نماز عصر کی فرضیت

نماز عصر کی چار رکعتیں سب سے پہلے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائیں۔ جس وقت وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، وہاں انہوں نے اللہ

تعالیٰ کو پکارا، جس کو اللہ نے اس طرح نقل فرمایا:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(سورۂ انبیاء، آیت ۸۷،۸۸)

چنانچہ انہوں نے ہمیں تاریکیوں میں پکارا کہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ہم نے ان کو اس گھٹن سے نجات دیدی (جوان کو مچھلی کے پیٹ میں ہو رہی تھی) اسی طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیتے ہیں۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا تو انہوں نے شکرانے کے طور پر چار رکعت نماز ادا فرمائیں، اور یہ چار رکعتیں اس لئے ادا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار تاریکیوں سے نجات عطا فرمائی تھی: ایک مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے، دوسرے پانی کی تاریکی سے، تیسرے بادل کی تاریکی سے اور چوتھے رات کی تاریکی سے، ان چار تاریکیوں سے نجات کے شکرانے میں عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار رکعت نماز ادا فرمائی، اللہ تعالیٰ کو یہ چار رکعت اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر ان کو فرض فرمادیا۔ (عنایہ)

نماز مغرب کی فرضیت

مغرب کی تین رکعتیں سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائیں۔ اگرچہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے گناہ سرزد نہیں ہوتے، وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات کوئی نامناسب کام، یا کوئی لغزش، یا کوئی خلاف ادب کام بھی ان سے ذرہ برابر سرزد ہو جائے تو اس پر بھی انہیں تنبیہ کی جاتی ہے اور ان کو توجہ دلائی جاتی ہے، اور ان کی اصلاح کی جاتی ہے۔ بہر حال حضرت داؤد علیہ السلام کی کسی لغزش کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا اعلان فرمایا کہ:

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ۔

یعنی ہم نے ان کی مغفرت کر دی۔

تو اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے اس بخشش کے شکرانے میں مغرب کے وقت چار رکعت نماز کی نیت باندھی، جب تین رکعت ادا فرمالیں تو اس کے بعد آپ پر اپنی لغزش کے احساس کا ایسا غلبہ ہوا کہ آپ پر بے ساختہ گریہ طاری ہو گیا، اور ایسا گریہ طاری ہوا کہ اس کی شدّت کی وجہ سے چوتھی رکعت نہ پڑھ سکے، چنانچہ تین رکعت ہی پر آپ نے اکتفا فرمایا (بذل المجہود) اور چوتھی رکعت پڑھنے کی ہمّت نہ رہی۔ یہ تین رکعت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو مغرب کے وقت فرض فرما دیا۔

نماز عشاء کی فرضیت

عشاء کے وقت جو چار رکعت ہم ادا کرتے ہیں، اس کے بارے میں دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نماز ادا فرمائی، جس وقت آپ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس دس سال قیام کرنے کے بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ مصر واپس تشریف لا رہے تھے اور آپ کے گھر میں سے امید سے تھیں، ولادت کا وقت قریب تھا اور سفر بھی خاصا طویل تھا، اس وقت آپ کو بڑی ایک فکر یہ لاحق تھی کہ یہ اتنا لمبا سفر کیسے پورا ہوگا؟ دوسرے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی فکر تھی، تیسرے فرعون جو آپ کا جانی دشمن تھا اس کا خوف اور اس کی طرف سے فکر لاحق تھی، اور چوتھے ہونے والی اولاد کی فکر لاحق تھی، ان چار پریشانیوں کے ساتھ آپ سفر کر رہے تھے، پھر سفر کے دوران صحیح راستے سے بھی ہٹ گئے جس کی وجہ سے پریشانی میں اور اضافہ ہوگیا، اسی پریشانی کے عالم میں چلتے چلتے آپ کوہ طور کے قریب اس کے مغربی اور داہنی جانب پہنچ گئے، رات اندھیری، ٹھنڈی اور برفانی تھی، اہلیہ محترمہ کو ولادت کی تکلیف شروع ہوگئی، چقماق پتھر سے آگ نہ نکلی، اسی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں دیکھا کہ کوہ طور پر کچھ آگ جل رہی ہے، آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ آپ یہاں، ٹھہریں میں کوہ طور سے آگ کا کوئی شعلہ لے کر آتا ہوں۔ جب کوہ طور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو بطور خاص ہم

کلامی کی نعمت سے نوازا گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَمَّآ اَتٰـهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی ۝ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۔ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۝

(سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱ تا ۱۳)

پھر جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے تو ان کو منجانب اللہ آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں، آپ اپنے جوتے اتار دیں، اس لئے کہ آپ مقدّس وادی طویٰ میں ہیں، اور میں نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کرلیا ہے، لہٰذا جو وحی آپ کی طرف بھیجی جارہی ہے اس کو غور سے سنیں۔

بہرحال، جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ انعام حاصل ہوا تو آپ کی چاروں پریشانیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ کسی نے بڑا اچھا شعر کہا ہے ؎

تو ملے تو کوئی مرض نہیں
نہ ملے تو کوئی دوا نہیں

اس موقع پر عشاء کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان چار پریشانیوں سے نجات کے شکرانے میں چار رکعتیں نماز ادا فرمائیں۔ یہ چار رکعت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو فرض فرمادیا۔ (عنایہ)

دوسری روایت یہ ہے کہ یہ عشاء کی نماز سب سے پہلے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی (بذل المجھود) اس لئے یہ نماز بہت اہم عمل ہے۔

اسی وجہ سے آخرت میں عقائد کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص کی نماز صحیح نکلے گی تو اس کے باقی اعمال بھی صحیح نکلتے چلے جائیں گے، اور خدانخواستہ اگر کسی شخص کی نماز صحیح نہ نکلی تو پھر اس کے باقی اعمال بھی بگڑے ہوئے اور خراب نکلیں گے اور وہ مصیبت میں گرفتار ہوتا چلا جائے گا۔ اس لئے نماز کو بہت زیادہ اہتمام کے ساتھ سدھارنے اور سنوارنے کی ضرورت ہے، اور یوں تو کسی عمل میں بھی کوتاہی نہ ہونی چاہئے لیکن نماز کے معاملے میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

نمازی آدمی دوسرے فرائض بھی بخوبی انجام دیتا ہے

ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی خلافت کے دور میں تمام گورنروں کے نام یہ فرمان جاری کیا تھا کہ:

> تمہارے جتنے فرائض اور جتنی ذمہ داریاں ہیں، میرے نزدیک ان میں سب سے اہم چیز نماز ہے، جس نے اس کا حق ادا کیا تو میں توقع کرتا ہوں کہ وہ باقی فرائض

بھی خوش اسلوبی سے انجام دے گا اور جس شخص نے
نماز کو ضائع کر دیا تو وہ دوسرے فرائض کو اس سے
زیادہ ضائع کرے گا اور ان میں کوتاہی کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک مؤمن کی کسوٹی اس کی نماز ہے، جس شخص کی نماز مکمل ہوگی وہ انشاء اللہ روزے بھی رکھے گا، وہ حج بھی کرے گا، زکوۃ بھی دے گا، اور دوسرے حقوق بھی ادا کرے گا، اور جو شخص نماز ہی نہیں پڑھتا تو وہ روزے کیسے رکھے گا؟ دوسرے اعمال صالحہ اور حقوق کی طرف کیسے توجہ دے گا؟ اس لئے یہ ضروری ہے کہ نماز کی طرف ہماری خاص توجہ ہو، اور نماز میں جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہو رہی ہیں، وہ ہم سے دور ہوں اور ہم ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی فکر کریں۔

بدترین چور

نماز کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں سے کیسے چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ (نماز میں سے چوری یہ ہے کہ نمازی) رکوع سجدہ صحیح نہ کرے، اچھی طرح نہ کرے (الترغیب) جس طرح سنت کے مطابق ادائیگی ہونی چاہئے۔ اس طرح ان کی ادائیگی نہ کرے، یہ نماز کی چوری ہے۔ یہ کوتاہیاں جو میں ابھی عرض کرنے والا ہوں، ان سے آپ کو اندازہ ہوگا

کہ ان کی وجہ سے نماز میں کس قدر خرابی اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اور افسوس کہ ان کی طرف ہماری توجہ نہیں۔

رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کی کوتاہیاں

عام طور پر نماز میں چار جگہوں پر ہم سے کوتاہی ہوتی ہے:

- ......ایک رکوع میں
- ......دوسرے سجدے میں
- ......تیسرے قومہ میں
- ......چوتھے جلسہ میں

جہاں تک رکوع اور سجدہ کا تعلق ہے وہ تو کسی نہ کسی طرح ہم ادا کر ہی لیتے ہیں اگرچہ سنت کے مطابق نہیں کرتے، لیکن قومہ اور جلسہ میں بہت زیادہ کوتاہی پائی جاتی ہے۔ رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور قومہ اور جلسہ واجب ہیں، رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کو ''قومہ'' کہتے ہیں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ''جلسہ'' کہتے ہیں۔ رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ کمر سیدھی ہو جائے اور سر کمر کے برابر ہو، رکوع میں جاتے ہی فوراً کھڑے ہو جانا درست نہیں ہے، جیسے بعض لوگ ذرا سا جھک کر فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں، اسی طرح سجدے میں زمین پر ناک ٹکتے ہی فوراً اٹھ بیٹھتے ہیں۔

''قومہ'' کا حکم یہ ہے کہ جب ہم رکوع کر کے کھڑے ہوں تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں، اس کے بعد سجدہ میں جائیں۔ ''جلسہ'' میں حکم یہ

ہے کہ پہلا سجدہ ادا کرنے کے بعد کمر سیدھی کر کے اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرے سجدے میں جائیں۔ لیکن آپ حضرات نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ جلدی کی وجہ سے ان دونوں جگہوں پر اپنی کمر سیدھی نہیں ہونے دیتے، رکوع سے ذرا سا سر اٹھائیں گے اور ابھی کمر آدھی سیدھی آدھی ٹیڑھی ہوگی بس فوراً اسی وقت سجدے میں چلے جائیں گے، اسی طرح ایک سجدہ کر کے جب بیٹھیں گے تو ابھی پوری طرح بیٹھنے بھی نہیں پائیں گے اور کمر بھی سیدھی نہیں ہوگی کہ فوراً دوسرے سجدے میں چلے جائیں گے، اس جلد بازی نے قومہ کو بھی خراب کر دیا اور جلسہ کو بھی خراب کر دیا۔ یاد رکھیں! قصداً قومہ میں کمر کو معمولی سا سیدھا کر کے اور ذرا سی گردن اٹھا کر اور کھڑے ہونے کا صرف ہلکا سا اشارہ کر کے سجدے میں چلے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور نماز کو لوٹانا واجب ہو جاتا ہے، اس لئے سختی کے ساتھ اس سے پرہیز کریں۔

رکوع اور سجدہ کے تین درجات

رکوع اور سجدے کے اندر تین درجے ہیں، ایک درجہ فرض کا ہے، ایک درجہ واجب کا ہے اور ایک درجہ سنّت کا ہے۔ (معارف السنن) اور فرض کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور فرض کی تلافی سجدہ سہو کرنے سے بھی نہیں ہوگی، لہٰذا اگر فرض ادا نہیں کیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

واجب کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ بھول سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے

سے نماز درست ہو جائے گی، اور اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ اور سنت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو ادا کرے تو وہ باعث اجر وثواب ہے، بلکہ سنّت پر عمل کرنے سے عمل کے اندر نورانیت پیدا ہو جاتی ہے، مقبولیت اور محبوبیت پیدا ہو جاتی ہے، اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہئیت اور آپ کا نمونہ اور آپ کے فعل کے نقل کی بدولت وہ عمل بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں پاس ہو جاتا ہے، اور اگر سنّت ادا نہیں کی صرف فرض و واجب ادا کر لئے تو یہی کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی۔

ان تین درجات کی تفصیل

رکوع اور سجدہ کا فرض درجہ: قیام سے رکوع میں جانے کے لئے نمازی اپنے جسم کو حرکت دیتا ہے اور جسم کے اوپر والے حصّے کو جھکاتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیتا ہے، جہاں جا کر یہ حرکت ختم ہو جائے اور جھکنے کا عمل پورا ہو جائے تو بس فرض ادا ہوگیا، اسی طرح جب سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین سے ٹک گئی تو فرض ادا ہوگیا، لہٰذا اگر کوئی شخص رکوع میں اتنا جھکے بغیر کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں کھڑا ہوگیا یا سجدہ میں ناک اور پیشانی ٹکائے بغیر اٹھ بیٹھا تو اس صورت میں رکوع اور سجدہ کا فرض ادا نہیں ہوا، لہٰذا نماز بھی نہیں ہوئی۔

رکوع اور سجدہ کا واجب درجہ

دوسرا درجہ واجب ہے، وہ یہ کہ رکوع اور سجدے میں جانے کے بعد اتنی

دیر ٹھہرے رہیں جتنی دیر میں ایک مرتبہ ''اللہ اکبر'' یا ''سبحان اللہ'' کہہ سکیں، اتنی مقدار رکوع اور سجدے میں رہنا واجب ہے۔ اگر کسی نے اس میں کوتاہی کی اور رکوع اور سجدے میں جانے کے بعد اتنی دیر بھی نہ رکا بلکہ رکوع میں جھکتے اور گھٹنے تک ہاتھ پہنچتے ہی کھڑا ہو گیا یا سجدے میں زمین پر پیشانی اور ناک ٹکتے ہی بیٹھ گیا تو اس صورت میں اس نے واجب درجہ چھوڑ دیا، اگر جان بوجھ کر چھوڑا یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو چونکہ احکام شریعت میں جہالت معتبر نہیں، اس لئے دونوں صورتوں میں اس کو نماز دوبارہ لوٹانی پڑے گی، البتہ اگر بھول کر ایک تسبیح کی مقدار کے برابر رکوع اور سجدہ نہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے، سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے یعنی اس کا اعادہ واجب ہے۔

رکوع اور سجدہ کا مسنون درجہ یہ ہے کہ کم از کم تین مرتبہ تسبیحات پڑھی جائیں۔

قومہ اور جلسہ کے دو درجات

قومہ کے اندر دو درجے ہیں اور جلسہ کے اندر بھی دو درجے ہیں: ایک درجہ واجب ہے اور ایک درجہ سنت ہے۔

نماز میں جلد بازی کا نتیجہ

تاہم اگر ہم اپنی نمازوں پر غور کریں گے تو یہی نظر آئے گا کہ ہم نماز

بھی جلدی پڑھنے کے عادی ہیں، عام طور پر مردوں کو دکانداری کی وجہ سے جلدی ہوتی ہے یا ملازمت کی وجہ سے، اور خواتین کو امور خانہ داری کی وجہ سے، یا تقریبات میں آنے اور جانے کی وجہ سے جلدی ہوتی ہے، گویا دنیا کے ہر کام کی وجہ سے ہماری نمازوں میں تیزی آجاتی ہے، اور ایسی عجلت آجاتی ہے کہ اس وقت ہماری نماز اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں رہتی الا ماشاء اللہ، ایسے موقع پر نہ قومہ صحیح ہوتا ہے اور نہ جلسہ صحیح ہوتا ہے، رکوع سے اٹھنے کے بعد ابھی کمر سیدھی نہیں ہوتی کہ فوراً سجدے میں چلے جاتے ہیں اور پہلے سجدے سے ابھی سیدھے بیٹھنے بھی نہیں پاتے کہ فوراً دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے قومہ اور جلسہ کا واجب درجہ بھی چھوٹ جاتا ہے، اور جب قصداً واجب چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی۔ بعض خواتین بھی بہت جلدی نماز پڑھنے کی عادی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ان کے قومہ اور جلسے میں واجب درجہ بھی ادا نہ ہوا ہو۔ لہٰذا قومہ اور جلسہ کا واجب درجہ ادا کرنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

”قومہ“ اور ”جلسہ“ کا واجب درجہ

قومہ کا واجب درجہ یہ ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد اتنی دیر سیدھے کھڑے رہیں جتنی دیر میں ایک مرتبہ ”اللہ اکبر“ یا ”سبحان اللہ“ کہہ سکیں، اتنی مقدار سیدھا کھڑے رہنا واجب ہے، اسی طرح جلسہ میں بھی ایک سجدہ کرنے کے بعد اتنی دیر سیدھے بیٹھنا واجب ہے جتنی دیر میں ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“

کہہ سکیں، اگر کسی نے اس میں کوتاہی کی اور ایک سجدہ ادا کرنے کے بعد فوراً ہی دوسرا سجدہ کرلیا اور ایک تسبیح کی مقدار بھی نہیں بیٹھا، یا قومہ کے اندر ایک تسبیح کی مقدار کے برابر کھڑے رہنے کے بجائے فوراً سجدہ میں چلا گیا تو اس صورت میں واجب درجہ چھوڑ دیا، اگر جان بوجھ کو چھوڑ دیا یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو چونکہ احکام شریعت میں جہالت معتبر نہیں، اس لئے دونوں صورتوں میں اس کو نماز دوبارہ لوٹانی پڑے گی، البتہ اگر بھول کر ایک تسبیح کی مقدار کے برابر قومہ نہیں کیا یا جلسہ نہیں کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے، سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے یعنی اس کا اعادہ واجب ہے۔

نماز میں ٹھہراؤ اور سکون

اس لئے میرے عزیزو! ہم لوگوں سے عام طور پر قومہ کا واجب درجہ چھوٹ جاتا ہے اور اس طرف توجہ نہیں رہتی، نہ مردوں کو توجہ رہتی ہے نہ خواتین کو توجہ رہتی ہے، ذرا بھی کوئی عجلت کا کام سامنے آتا ہے تو ہم اتنی تیزی سے نماز ادا کر لیتے ہیں کہ اس میں قومہ اور جلسہ برائے نام ہی ہوتا ہے، اور اس میں اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ کہیں واجب درجہ نہ چھوٹ گیا ہو، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہماری انفرادی نماز بھی امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کی طرح زیادہ ٹھہراؤ کے ساتھ ادا ہو، لیکن معاملہ بالکل الٹا ہے، امام کے پیچھے تو ہمیں مجبوراً اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنی پڑتی ہے، لیکن انفرادی نماز کو اپنے

معمول کے مطابق نہایت جلد بازی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ ہماری انفرادی نماز بھی زیادہ سے زیادہ سکون اور اطمینان اور وقار کے ساتھ ادا ہو۔

رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کا برابر ہونا

ایک حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے تھے، لہٰذا جتنا وقفہ رکوع اور سجدہ میں ہوتا تھا، اتنا ہی وقفہ قومہ اور جلسہ میں ہوتا تھا، البتہ قیام اور قعدہ طویل ہوتا تھا، اس لئے کہ قیام کے اندر تلاوت ہوتی تھی اور قعدہ کے اندر تشہد پڑھنا ہوتا تھا، اس لئے یہ دونوں ارکان تو رکوع سجدہ کے مقابلے میں طویل ہوتے تھے، لیکن باقی چاروں ارکان یعنی قومہ، جلسہ، رکوع اور سجدہ تقریباً برابر ہوتے تھے۔ البتہ کبھی کبھار کسی رکن میں اتنا طویل وقفہ بھی ہوتا تھا کہ دیکھنے والوں کو یہ خیال ہوتا تھا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہوں یا کہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی ہو۔

قومہ اور جلسہ کا مسنون درجہ

فقہ اور ان احادیث کی روشنی میں قومہ اور جلسہ کا جو مسنون درجہ معلوم ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ قومہ کے اندر آدمی اتنی دیر وقفہ کرے جتنی دیر میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہہ سکے، اسی طرح جلسہ میں بھی اتنی دیر وقفہ کرنا مسنون ہے جتنی دیر میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہہ سکے۔ خلاصہ یہ کہ قومہ اور جلسہ میں

ایک تسبیح کے برابر توقف کرنا واجب ہے، اور تین تسبیح کے برابر وقفہ کرنا سنت ہے۔

سنّت پر عمل کی برکت

اور سنت پر عمل کرنے کی ایسی برکت ہے کہ آپ جہاں کہیں کسی فرض و واجب والے عمل میں سنت پر عمل کریں گے تو ایک تو اس عمل میں سہولت اور آسانی ہوگی اور دوسرے اس کے ذریعے فرض و واجب درجہ کی ادائیگی بھی ہو جائے گی اور سب سے بڑی چیز جو حاصل ہوگی وہ یہ کہ

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

کم از کم ہماری نماز کی صورت تو محبوب کی نماز کی سی بن جائے گی۔ اور سنت یہ ہے کہ قومہ اور جلسہ دونوں جگہوں پر کم از کم تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار کے برابر وقفہ کریں، اسی وجہ سے رکوع میں بھی سنّت یہ ہے کہ از کم تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہا جائے، اور سجدہ میں بھی سنت یہ ہے کہ کم از کم تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلی'' کہا جائے، اس طرح چاروں چیزوں کا وقفہ تقریباً برابر ہوگیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہوگیا جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے یہ چاروں ارکان تقریباً برابر ہوا کرتے تھے۔

نماز میں جلد بازی کا انجام

حقیقت یہ ہے کہ ترک واجب کی یہ کوتاہی اکثر ہم جان بوجھ کر کرتے ہیں اور ہمیں اس کی عادت پڑگئی ہے، چنانچہ جب ہم امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں تو دیکھئے! کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ سنتیں اور نفل ادا کرتے ہیں، اس وقت ہماری نماز کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ ادا ہوتی ہے، رکوع سجدے کتنی تیزی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں، ایسے موقع پر ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد رکھنی چاہئے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

> جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع و سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت میں سیاہ رنگ میں بد دعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا، اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ (الترغیب)

یعنی جو شخص عجلت، تیزی اور جلد بازی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور کوے کی طرح چند ٹھونگیں مار لیتا ہے، تو جب وہ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ نماز ایک کالے کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاتی

ہے، وہ نماز اس کے لئے نہ تو باعث نور ہوتی ہے اور نہ باعث نجات ہوتی ہے، اور جس نماز کو بڑے آرام، سکون اور وقار کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو وہ نماز ایک روشن اور چمکدار شکل میں اس سے جدا ہوتی ہے اور نمازی کے لئے باعث نجات بنتی ہے۔

سکون سے نماز ادا کرنے کی تاکید

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی میں ایک صاحب تشریف لائے اور انہوں نے آکر جلدی جلدی نماز پڑھی، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا:

قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ

تم جاکر دوبارہ نماز پڑھو۔اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی

چنانچہ وہ صاحب گئے اور جاکر دوبارہ اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، نماز کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد پھر وہی فرمایا کہ:

قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ

تم جاکر دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی،

وہ صاحب پھر گئے اور اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی، اور پھر آکر

حاضر خدمت ہو کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ

قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ

دوبارہ جا کر نماز پڑھو، اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی،

اب ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو اسی طرح نماز پڑھنی آتی ہے، آپ ہی ارشاد فرمائیں کہ مجھے کس طرح نماز پڑھنی چاہئے تاکہ میں اس طریقے سے نماز ادا کروں؟ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اطمینان کے ساتھ قرآن کریم کی قرأت کرو، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کرو اور پھر جب قومہ کرو تو پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ کھڑے رہو، اس کے بعد جب تم سجدہ میں جاؤ تو سجدہ میں بھی تم پر اطمینان اور سکون کی کیفیت طاری رہے، اور سجدہ کے بعد جب تم جلسہ کرو تو جلسہ میں بھی تم پر اطمینان اور ٹھیراؤ کی کیفیت باقی رہے، اسی طرح باقی نماز بھی ٹھہر ٹھہر کر اطمینان اور سکون کے ساتھ انجام دو۔ یہ آپ نے ان صاحب کو تعلیم دی۔

اس حدیث میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کو خاص طور پر ذکر فرمایا ہے، یہ چاروں ارکان بھی نہایت اطمینان کے ساتھ ادا ہوں اور باقی نماز بھی سکون اور اطمینان کے ساتھ انجام پائے، مگر زیادہ تر عجلت انہیں چاروں ارکان میں پائی جاتی ہے۔

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی مقدار

رکوع اور سجدہ میں تو تسبیح مقرر ہے کہ تین تسبیح سے کم نہ کریں اور یہ ادنیٰ درجہ ہے، اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھ لیں اور جتنا زیادہ ہو جائے اتنا بہتر ہے، البتہ درمیانہ درجہ افضل ہے، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا۔

یعنی درمیانہ درجہ بہتر ہے۔

اس لئے ادنیٰ درجے سے اوپر رہنا چاہئے۔ لہٰذا ہماری عام نمازوں میں رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم پانچ مرتبہ ہونی چاہئے۔

قومہ کی دعا

قومہ کے اندر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دعائیں منقول ہیں، وہ دعائیں یاد کر لینی چاہئیں، اس لئے کہ ایک طرف تو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی دعائیں ہیں، وہ سرکاری دعائیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ دعائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر القا فرمائیں اور ان کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے مانگا اور اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا۔ اسی طرح جو امتی بھی ان کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ نواز دیں گے۔ قومہ کے اندر ایک دعا بہت ہی آسان ہے جس کا واقعہ بھی

بڑا عجیب وغریب ہے۔

فرشتوں کا جھپٹنا

وہ یہ کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھا رہے تھے، نماز کے دوران جب آپ ﷺ نے قومہ کے اندر "سمع اللہ لمن حمدہ" فرمایا تو ایک صحابی نے آپ کے پیچھے "ربنالك الحمد" کہنے کے بعد "حمداً کثیراً طیبا مبارکافیہ" کے کلمات بھی کہے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ قومہ کے اندر یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ جن صحابی نے وہ کلمات ادا کئے تھے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات میں نے ادا کئے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم نے یہ کلمات ادا کئے اس وقت میں نے دیکھا کہ تیس فرشتے اس کلمے کو لینے کے لئے لپکے تا کہ سب سے پہلے وہ اس کلمہ کو لے کر ثواب لکھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ مبارک کلمات ہیں، اوران کے پڑھنے سے تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کا وقفہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور ان کو یاد کرنا بھی آسان ہے، اس لئے ان کو یاد کر لینا چاہئے، اور نماز میں قومہ کے اندر ان کلمات کو پڑھ لینا چاہئے۔

رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ، حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباًمُبَارَكاً فِيْه

ان کے پڑھنے سے واجب درجہ بھی ادا ہو جائے گا اور سنت درجہ بھی ادا

ہو جائے گا۔ ویسے تو اور دعائیں بھی منقول ہیں لیکن ان میں سے یہ دعا اور کلمات بہت آسان ہیں۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

اور دو سجدوں کے درمیان بھی مختلف دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک دعا سہل اور آسان ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلا سجدہ کر کے بیٹھتے تھے تو اس وقت یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی

اے اللہ مجھے بخشدے، اے اللہ مجھے بخشدے، اے اللہ میری مغفرت کر دیجئے۔

یہ کلمات تین مرتبہ کہہ لیں اور تین مرتبہ کہنے میں جلسہ کا واجب درجہ بھی ادا ہو جائے گا اور سنّت درجہ بھی ادا ہو جائے گا، اور اگر ہو سکے تو وہ دعا بھی کر لیں جو ابوداؤد شریف میں منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

اے اللہ میری بخشش فرما، اے اللہ مجھ پر رحم فرما، اے اللہ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے روزی

عطا فرما۔ یعنی رزق جسمانی بھی عطا فرما اور رزق روحانی
بھی عطا فرما۔

یہ کلمات کتنے پیارے اور کتنے آسان ہیں اور دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اس میں جمع ہوگئی ہیں۔ دوسری روایات میں اور بھی کلمات ہیں لیکن یہ کلمات آسان ترین ہیں۔ اور اگر یہ یاد نہ ہوں تو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" تو سب کو یاد ہوگا لہٰذا آج ہی تمام خواتین و حضرات اس بات کا تہیہ کرلیں کہ جب وہ نماز میں قومہ کریں تو قومہ میں "حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ" پڑھا کریں گے، اور جب پہلا سجدہ کر کے بیٹھیں گے تو تین مرتبہ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہیں گے یا

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ"

پڑھیں گے۔ خلاصہ یہ کہ ہمیں اپنی انفرادی نمازوں میں ان دعاؤں کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہئے، ان کو پڑھنا اگرچہ سنت غیر مؤکدہ ہے، مگر ہمیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان دعاؤں کو انجام دینا ہے، اور امام چونکہ ہلکی نماز پڑھانے کا پابند ہے، کیونکہ امام کے پیچھے ہر قسم کے مقتدی ہوتے ہیں، کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی کمزور ہے، کوئی ضرورت مند ہے، اور ان دعاؤں کے پڑھنے کی وجہ سے نماز طویل ہوسکتی ہے، اس لئے اگر امام ان دعاؤں کو نہ پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب ہم اپنی نماز انفراداً پڑھیں، چاہے وہ فرض نماز ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، سب میں ان دعاؤں کو پڑھ سکتے ہیں۔

ہماری نماز میں کوتاہیاں بہت ہیں

بہرحال یہ وہ کوتاہیاں ہیں جو ہماری نمازوں میں پائی جاتی ہیں، خواتین کی نمازوں میں بھی اور مردوں کی نمازوں میں بھی، اس لئے ہم سب کو ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے، تاکہ ہماری نماز ان تمام کوتاہیوں سے پاک ہوکر سنت کے مطابق ہوجائے۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں" وہ کتابچہ پڑھنے کے لائق ہے اور ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے اور اس کے مطابق نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ میرے عزیزو! ہر کام توجہ اور محنت ہی سے ہوتا ہے، اگر توجہ دیں گے اور محنت کریں گے تو انشاء اللہ ہماری نماز درست ہوجائے گی اور یہ تمام کوتاہیاں دور ہوجائیں گی۔

خواتین کا طریقہ نماز

مردوں کی نماز کا طریقہ تو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے کتابچے کی شکل میں لکھدیا ہے اور حضرت والا مدظلہم نے اگرچہ اس رسالے کے آخر میں خواتین کے طریقہ نماز کے بارے میں ضروری ہدایات دی ہیں، لیکن جب میں نے حضرت والا کا یہ رسالہ دیکھا تو مجھے خیال آیا کہ اسی طریقہ سے خواتین کے طریقہ نماز کے بارے میں بھی ایک کتابچہ ہونا چاہئے،

جس میں تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام تک تمام ارکان کی ادائیگی صحیح کیفیت کے ساتھ موجود ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے حضرت والا کا یہ رسالہ سامنے رکھ کر اسی کے مطابق تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام تک کا خواتین کا طریقہ نماز الگ سے تحریر کر دیا ہے، اس کا نام ہے ''خواتین کا طریقہ نماز'' یہ رسالہ آپ ضرور حاصل کریں، اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی ماں، اپنی بہن، بیٹی اور بہو کی نماز صحیح کرنے کی ان کو تلقین کریں اور ان کو اس کی تاکید کریں کہ وہ اپنی نمازیں اس کے مطابق ادا کریں۔ اسی طرح اپنے بچوں کی نمازیں بھی درست کرائیں، اپنے سامنے ان سے نمازیں پڑھوائیں، اور کتاب لے کر بیٹھ جائیں اور دیکھیں کہ کتاب کے مطابق وہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ یہ سب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی اور اپنے ماتحتوں کی نماز کی فکر کریں اور ان کا جائزہ لیتے رہیں، تاکہ نماز میں کسی قسم کی کوتاہی باقی نہ رہے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ نماز میں ایسی جلدی نہ ہونے پائے جس کی وجہ سے نماز کے ارکان میں واجب یا فرض درجہ چھوٹ جائے اور ہماری نماز ہی ادا نہ ہو اور ہم یہ سمجھتے رہیں کہ ہماری نماز ادا ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اصلاح کی کامل فکر عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ